145

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۲۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵	۸ رمضان ۱۳۹۱ھ، ۲۹ اخاء ۱۳۵۰ہش، ۲۹ اکتوبر ۱۹۷۱ء	نمبر ۲۴۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ربوہ۔ ۲۸ اخاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۲۷ اخاء کی رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و سلامتی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور ہر لمحہ اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

خاکسار کے والد محترم جناب فضل محمد خان صاحب راولپنڈی میں تشویشناک طور پر بیمار ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے والد صاحب محترم کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

حسن محمد خاں عارف
نائب وکیل التبشیر تحریک جدید ربوہ

محترم کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان صاحب (ریٹائرڈ) بخار۔ کھانسی اور چھاتی میں قدرے سوزش کی وجہ سے بیمار ہیں۔ وہ عرصہ سے فالج کے مریض بھی ہیں۔ اور اس کے عوارض میں بھی شدت پیدا ہوتی جا رہی ہے۔ احباب اُن کی صحت کاملہ کیلئے دعا کریں۔

مکرم چوہدری محمد نواز صاحب (ماڈرن موٹرز لاہور) ابن مکرم چوہدری محمد خان صاحب آف علی پور کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلا بچہ عطا فرمایا ہے۔ یہ بچہ محترم چوہدری محمد اکرم صاحب آف حیدرآباد کا نواسہ ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر عطا فرماوے اور اسے والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(خاکسار محمد اسحٰق مہر منزل دارالعلوم ربوہ)

مکرم رشید انور صاحب کُنری سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ اُن کی اہلیہ صاحبہ تشویشناک طور پر بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

رمضان میں انسان اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل کیلئے حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے

رمض سورج کی تپش کو کہتے ہیں، رُوحانی اور جسمانی حرارت ملکر رمضان ہوا

"رمض سُورج کی تپش کو کہتے ہیں۔ رمضان میں چونکہ انسان اکل و شرب اور تمام جسمانی لذتوں پر صبر کرتا ہے دُوسرے اللہ تعالیٰ کے احکام کے لئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے۔ رُوحانی اور جسمانی حرارت اور تپش مل کر رمضان ہوا۔ اہلِ لُغت جو کہتے ہیں کہ گرمی کے مہینہ میں آیا۔ اس لئے رمضان کہلایا۔ میرے نزدیک یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ عرب کے لئے یہ خصوصیت نہیں ہوسکتی۔ رُوحانی رمض سے مراد رُوحانی ذوق و شوق اور حرارت دینی ہوتی ہے۔ رمض اس حرارت کو بھی کہتے ہیں۔ جس سے پتھر وغیرہ گرم ہو جاتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۰۹، ۲۱۰)

حضور اقدسؑ سے دریافت کیا گیا کہ سفر کے لئے روزہ رکھنے کا کیا حکم ہے؟ آپؑ نے فرمایا کہ:۔

"قرآن کریم سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ۔ یعنی مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ اس میں امر ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا کہ جس کا اختیار ہو رکھ لے جس کا اختیار ہو نہ رکھے۔ میرے خیال میں مسافر کو روزہ نہیں رکھنا چاہیئے اور چونکہ عام طور پر اکثر لوگ رکھ لیتے ہیں۔ اس لئے اگر کوئی تعامل سمجھ کر رکھ لے تو کوئی حرج نہیں۔ مگر عِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ کا پھر بھی لحاظ رکھنا چاہیئے۔"

"سفر میں تکلیف اُٹھا کر جو انسان روزہ رکھتا ہے تو گویا اپنے زورِ بازو سے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا چاہتا ہے۔ اس کو اطاعتِ امر سے خوش نہیں کرنا چاہتا۔ یہ غلطی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت امر اور نہی میں سچا ایمان ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۹۲-۲۹۳)

مجلس نصرت جہاں "آگے بڑھو" پروگرام کے تحت

ہمارے پانچویں ڈاکٹر بھی گیمبیا پہنچ گئے

مکرمی چوہدری محمد شریف صاحب امیر گیمبیا کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے پانچویں ڈاکٹر کیپٹن طاہر احمد صاحب ایم، بی، ایس بھی مع اہل و عیال لیگوس سے ہوتے ہوئے بخیریت گیمبیا پہنچ گئے ہیں۔ الحمدللہ۔

مکرمی ڈاکٹر صاحب کو ملٹری اور سول سروس کا دس سالہ تجربہ ہے۔

احبابِ کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی نصرت فرماتے ہوئے بہترین رنگ میں سرزمین بلالؓ کے رہنے والوں کی خدمت کی توفیق دے، نیز انہیں وہاں اپنے ملک پاکستان کے نام کو بھی روشن کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

سیکرٹری مجلس نصرت جہاں (احاطہ پرائیویٹ سیکرٹری) ربوہ

(مسعود احمد، پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

الفضل ربوہ
مورخہ ۲۹؍اخاء ۱۳۵۰ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کی معیّت اور اُس کے حصول کا قرآنی طریق

خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ میں ہی نہیں بلکہ تاریخ اسلام میں غارِ ثور کے واقعہ اور اس کے نتیجہ میں رونما ہونے والے اہم بالشان نشانِ صداقت کو لازوال بنیادی اہمیت حاصل ہے اور قیامت تک حاصل رہے گی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس واقعہ کا صداقتِ اسلام کے ایک مہتم بالشان نشان کے طور پہ بار بار ظہور میں آنا مقدر کر رکھا ہے۔ اور تاریخ اس امر پہ گواہ ہے کہ یہ واقعہ مسلمانوں کو اپنی حیاتِ ملی کی بقاء کے سلسلہ میں بار بار پیش آ کر اسلام کی صداقت کو دُنیا پہ آشکار کرتا چلا آ رہا ہے۔

اس تاریخ ساز واقعہ کا نقطۂ مرکزی اللہ تعالیٰ کی ذات پہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ بے نظیر توکّل ہے جس کا اس انتہائی خطرناک موقع پہ آپؐ نے عدیم النظیر مظاہرہ کیا اور پھر اس کا نقطۂ مرکزی اللہ تعالیٰ کا محبت و پیار کا وہ سلوک ہے جو اپنے وعدہ کے بموجب اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے ساتھ روا رکھا۔ جب مکّہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کے وقت آپؐ اور آپؐ کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ غارِ ثور میں پناہ گزیں ہوئے اور خون کے پیاسے دشمن تعاقب کرتے ہوئے عین غار کے دہانے پر آ پہنچے حتّٰی کہ غار کے اندر موجود دونوں مقدس وجودوں کو ان کے پاؤں اندر سے نظر آتے تھے اور ان کی آواز سُنائی دیتی تھی تو اُس وقت حضرت ابوبکرؓ کا آقائے دوجہاںؐ کی جان کی حفاظت کے لئے پریشان اور مضطرب ہونا ایک قدرتی امر تھا۔ انہوں نے کسی قدر گھبرا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آہستہ سے کہا کہ یا رسول اللہؐ قریش غار کے اتنے قریب آگئے ہیں کہ اگر وہ ذرا آگے ہو کر جھانکیں تو ہمیں دیکھ سکتے ہیں۔ اس پہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان باللہ اور توکّل علی اللہ کا عدیم النظیر مظاہرہ کرتے ہوئے فرمایا:۔

لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا۔ (التوبہ آیت ۴۰)

یعنی ہرگز کوئی فکر نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

خدا تعالیٰ نے اپنی معیت کا ثبوت دیا اور اس شان سے دیا کہ غار کے مُنہ پہ آیا ہوا دشمن ناکام و نامراد واپس لوٹ گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ کا بال بھی بیکا نہ ہوا۔

اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی زبانِ مبارک سے نکلے ہوئے اس فقرہ کو قرآنی وحی میں شامل کر کے نہ صرف یہ کہ اسے ہمیشہ ہمیش کے لئے محفوظ فرما دیا بلکہ اسے ایک پیشگوئی کا رنگ دیکر اعلان فرمایا کہ آئندہ جب بھی آپؐ کی اُمت پہ ایسا کڑا وقت آئیگا تو اگر افرادِ اُمت آپؐ کی اتباع میں اپنے عمل سے توکّل کا ایسا ہی نمونہ دکھائیں گے تو وہ ان کو بھی اپنی معیت کا ایسا ہی ثبوت دیگا اور دشمن ان کے سر پہ پہنچ جانے اور ظاہری تعداد اور قوت میں زیادہ ہونے کے باوجود ان کا بال بھی بیکا نہ کر سکے گا اور وہ تھوڑے اور کمزور ہونے کے باوجود دشمن کو مغلوب کئے بغیر نہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں غارِ ثور میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ابوبکرؓ کے ساتھ ہی نہ تھا بلکہ آئندہ بھی اُن افرادِ اُمت کے ساتھ ہوں گا جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پیروی میں بعض مخصوص اوصاف سے متصف ہو کر مجھ پہ ایسے ہی توکّل کا مظاہرہ کریں گے۔ چنانچہ فرمایا:۔

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ۝

(النحل آیت ۱۲۹)

یعنی آئندہ کے لئے بھی یاد رکھو اللہ تعالیٰ یقیناً اُن لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جنہوں نے تقویٰ کا طریق اختیار کیا ہو اور جو نیکوکار ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس آیہ کریمہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ ایک ترکِ شر ہوتا ہے اور ایک افاضۂ خیر۔ **مُتّقی** ترکِ شر کا مفہوم اپنے اندر رکھتا ہے اور **مُحسن** افاضۂ خیر کو چاہتا ہے۔ سو اس لحاظ سے اللہ تعالیٰ کی معیت سے سرفراز ہونے کے لئے ضروری ہے کہ افرادِ اُمت تقویٰ کی راہ پہ گامزن ہوتے ہوئے ہر قسم کی بُرائیوں سے باز رہیں اور احسان کی صفت کو اپناتے ہوئے تعہد کے ساتھ نیکیاں بجا لائیں۔ جب بھی وہ ترکِ شر اور افاضۂ خیر میں ثابت قدم رہ کر اور صحیح معنوں میں راستباز بن کر اللہ پہ توکّل کریں گے تو اللہ تعالیٰ ہر قدم پہ اسی طرح ان کیساتھ ہوگا جس طرح غارِ ثور میں اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ کو اپنی معیت کا ثبوت دیا تھا۔ تاریخ شاہد ہے کہ اللہ تعالیٰ بڑے ہی نازک مواقع اور آڑے وقتوں میں ترکِ شر اور افاضۂ خیر سے متصف افرادِ اُمت کو اپنی معیت کا ثبوت دیکر انہیں بڑے بڑے طاقتور دشمنوں کے بالمقابل کامیابی اور غلبہ سے نوازتا رہا ہے۔ اور اس طرح ان کے حق میں اپنی اس پیشگوئی کو بڑی شان کے ساتھ پورا کرتا رہا ہے۔

آج جبکہ دشمن تعداد کی کثرت اور وسائل کی بہتات کے گھمنڈ میں دروازے پہ دستک دے رہا ہے اور ایک اسلامی علاقہ کو نیست و نابود کرنے پہ تُلا ہوا ہے ہم جملہ اہلِ پاکستان کو اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ کو یاد کرتے ہوئے ترکِ شر اور افاضۂ خیر کی صفات سے متصف ہو کر متقی اور محسن بننے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھنی چاہیئے تاکہ اللہ تعالیٰ کی معیت کے عظیم الشان انعام کے ہم مستحق ٹھہریں۔ اگر ہم یہ شرط پوری کر دکھائیں گے تو ہمارا صادق الوعد خدا ہمیں ضرور اپنی معیت سے نوازے گا اور لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا کی بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی برکت سے ہمارے حق میں بھی ضرور پوری ہوگی اور کمزور اور تھوڑے ہونے کے باوجود ہم ہی غالب آئیں گے۔ انشاء اللہ العزیز و باللہ التوفیق۔

زندہ لاشیں اور اُن کا پُرہول مسکن

گزشتہ شمارہ میں ہم نے بعض اونچی شان والے مکانوں اور ان کے ذی شان مکینوں کا ذکر کیا تھا اور قرآن مجید کی روشنی میں بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف وہی مکان عالیشان ہیں جن میں بکثرت اللہ تعالیٰ کا ذکر بلند ہوتا ہو اور جو دن اور رات اللہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول رہنے والے ذی شان مکینوں سے آباد ہوں۔ اس کے بالمقابل آج ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک پُر معارف ارشاد کی روشنی میں بعض زندہ لاشوں اور ان کے پُرہول مسکن کا ذکر کرتے ہیں۔

دنیا کی نگاہ میں تو وہ شخص جس کا نظامِ تنفّس درست ہو اور جو بیماریوں سے محفوظ رہتے ہوئے ہر طرح سے تندرست ہو، زندہ ہے اور اس کے زندہ ہونے میں کسی کو کلام نہیں ہونا چاہیئے۔ اسی طرح وہ گھر جو ایسے زندہ افراد سے آباد ہوں، دنیا کی نگاہ میں زندگی سے معمور شمار ہوتے ہیں لیکن کسی انسان کو حقیقی معنوں میں زندہ قرار دینے اور اسکے گھر کو زندگی سے معمور سمجھنے کے لئے صرف یہ ایک علامت کافی نہیں ہے۔ ایسا عین ممکن ہے کہ ایک شخص ظاہری لحاظ سے تو زندہ ہو لیکن باطنی لحاظ سے وہ مر چکا ہو اور اس کی حیثیت ایک زندہ لاش سے زیادہ نہ ہو۔ اور بعینہٖ اسی طرح یہ بھی ممکن ہے کہ ایک گھر بظاہر زندگی سے معمور ہو لیکن زندہ لاشوں کا پُرہول مسکن ہونے کے باعث اس پر مُردنی یا موت کی سی غشی چھائی ہوئی ہو۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر حقیقی زندگی کی علامت کیا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حقیقی زندگی کی اس علامت کا ایک حدیث میں بہت ہی لطیف اور پُرمعارف انداز میں ذکر فرمایا ہے۔ وہ حدیث یہ ہے:۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَثَلُ الَّذِیْ یَذْکُرُ رَبَّهٗ وَالَّذِیْ لَا یَذْکُرُهٗ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ" وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ فَقَالَ: مَثَلُ الْبَیْتِ الَّذِیْ یُذْکَرُ اللّٰهُ فِیْهِ وَالْبَیْتِ الَّذِیْ لَا یُذْکَرُ اللّٰهُ فِیْهِ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ۔ (بخاری کتاب الدعوات)

یعنی حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذکرِ الٰہی کرنے والے اور ذکرِ الٰہی نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مُردہ کی مثال ہے۔ یعنی جو ذکرِ الٰہی کرتا ہے وہ زندہ ہے اور جو ذکرِ الٰہی نہیں کرتا وہ مُردہ ہے۔ مسلم کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا وہ گھر جن میں خدا تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے اور وہ گھر جن میں خدا تعالیٰ کا ذکر نہیں ہوتا انکی مثال بھی زندہ اور مُردہ کی طرح ہی ہے۔

اس سے ظاہر ہے وہ علامت جس سے کوئی انسان یا کوئی گھر حقیقی معنوں میں زندہ شمار ہو سکتا ہے ذکرِ الٰہی کی کثرت ہے۔ اگر کوئی شخص ذکرِ الٰہی نہیں کرتا، تو وہ بظاہر زندہ ہونے کے باوجود مُردہ ہے اور اُسکی حیثیت ایک زندہ لاش سے زیادہ نہیں ہے، اور اسی طرح وہ گھر جس میں کسی وقت بھی خدا کا ذکر بلند نہ ہوتا ہو، وہ یادِ خدا سے غافل مکینوں سے آباد ہونے کے باوجود حقیقی زندگی سے معمور نہیں ہوتا بلکہ اس کی حیثیت زندہ لاشوں کے ایک پُرہول مسکن کی سی ہوتی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی رُو سے ہر مسلمان کا یہ فرض ہے کہ وہ ذکرِ الٰہی میں شغف دکھا کر خود اپنی زندگی کا، اور جس گھر میں وہ رہتا ہے اُس کے حقیقی زندگی سے معمور ہونے کا ثبوت دے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مرتبہ:- مکرم ملک عبدالجلیل صاحب عشرت ایم اے لاہور

(۲)

اس سلسلہ میں حضرت میر حامد شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کا ایک واقعہ بہت ایمان افروز ہے حضرت میر صاحب نے قادیان میں کچھ دن رہ کر حضور کی خدمت میں پیغام بھیجا کہ اب میں جانا چاہتا ہوں۔ اجازت عطا فرمائی جائے حضور نے کہلا بھیجا کہ ٹھہریں ہم بھی آتے ہیں کچھ عرصہ کے بعد حضور اندر سے تشریف لائے۔ حضور کے ہاتھ میں دودھ کا بھرا ہوا لوٹا تھا اور گلاس حضرت میاں محمود احمد صاحب کے ہاتھ میں تھا۔ مصری رومال میں ساتھ تھی۔ حضور نے فرمایا۔ شاہ صاحب آپ بیٹھ جائیں۔ شاہ صاحب بیٹھ گئے حضور نے گلاس میں دودھ ڈالا۔ مصری ملائی اور اپنے ہاتھ سے شاہ صاحب کو دودھ کا گلاس دیتے ہوئے فرمایا۔ پئیں شاہ صاحب نے وہ دودھ پی لیا۔ تو حضرت نے دوسرا گلاس بھر کر دیا۔ شاہ صاحب نے وہ بھی پی لیا۔ حضور نے تیسرا گلاس بھرا تو شاہ صاحب نے عرض کیا کہ حضور اب تو پیٹ بہت بھر گیا ہے۔ حضور نے فرمایا ایک اور گلاس پی لیں۔ انہوں نے وہ تیسرا گلاس بھی پی لیا۔ تو حضور نے اپنی جیب سے چھوٹی چھوٹی بسکٹیں نکالیں اور فرمایا شاہ صاحب یہ بسکٹ جیب میں ڈال لیں۔ راستہ میں اگر بھوک لگی تو کھا لیں شاہ صاحب نے بسکٹ رکھ لئے تو حضور نے فرمایا۔ چلو اب آپ کو چھوڑ آئیں حضور روانہ ہو پڑے۔ کچھ اور احباب بھی شامل ہوتے۔ حضور بہت دور تک بٹالہ کی سڑک پر اپنے خادم کو رخصت کرنے کے لئے چلتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ حضرت سیدنا نورالدین رضی اللہ عنہ نے شاہ صاحب کے کان میں فرمایا۔ آگے بڑھ کر عرض کرو جب تک تم اجازت نہ لوگے۔ حضور آگے بڑھتے چلے جائیں گے۔ اس پر شاہ صاحب نے عرض کیا کہ اب میں سوار ہو جاتا ہوں حضور تشریف لے جائیں۔ حضور نے مسکراتے ہوئے فرمایا۔ اچھا ہمارے سامنے سوار ہو جاؤ۔ جب شاہ صاحب یکہ پر سوار ہو کر چل پڑے تو حضور مع خدام واپس قادیان تشریف لے آئے

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ عنہ کا بھی ایک واقعہ اسی قسم کا ہے۔ حضرت عرفانی صاحب ۱۸۹۳ء میں پہلی دفعہ قادیان تشریف لائے تو رات کو راستہ بھول گئے اور بہت وقت اور تکلیف سے علی الصبح قادیان پہنچے۔ کوئی تین بجے رات کا وقت تھا۔ رمضان کی سحری کیلئے احباب جاگ رہے تھے حضرت اقدس کو اطلاع ہوئی تو اس وقت حضرت شیخ صاحب کو اپنے گھر کے گول کمرہ میں بلالیا۔ وہاں پُر تکلف کھانا بھی موجود تھا۔ حضور بار بار فرماتے۔ شیخ صاحب آپ کو بہت تکلیف ہوئی۔ کھانا کھائیں۔ حضرت شیخ عرفانی صاحب جو اس وقت ایک غریب طالبعلم کی حیثیت سے آئے تھے حضور کے سامنے کھانا کھانے سے حجاب کرتے تھے حضور بار بار فرماتے بہت بھوک لگی ہوگی۔ سیر ہو کر کھائیں۔ پھر اس خیال سے کہ حضرت شیخ صاحب بے تکلفی سے کھانا کھا لیں حضور نے حافظ حامد علی صاحب کو فرمایا کہ آپ ان کو کھانا کھلائیں۔ اور یہیں ان کے لئے بستر بچھا دیں تاکہ یہ آرام کریں۔ جب حضور کے تشریف لے جانے کے بعد حضرت عرفانی صاحب نے کھانا کھا لیا تو حافظ حامد علی صاحب نے بستر بچھا دیا۔ جب حضرت عرفانی لیٹے تو حافظ حامد علی صاحب نے ان کی ٹانگیں دبانی شروع کر دیں حضرت شیخ صاحب نے عذر کیا تو حامد علی صاحب نے کہا مجھے حضرت صاحب کا حکم ہے کہ آپ کو دبا دوں۔ کیونکہ آپ بہت تھکے ہوئے ہیں۔ حضرت عرفانی صاحب اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"ان کی یہ بات سنتے ہی میری آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکل گئے کہ اللہ اللہ! کس شفقت اور محبت کے جذبات اس دل میں ہیں اپنے خادموں کے لئے وہ کس درد کا احساس رکھتے ہیں۔ فجر کی نماز کے بعد جب آپ تشریف فرما ہوئے تو پھر دریافت فرمایا کہ نیند اچھی طرح آگئی ہے اب تکان تو نہیں غرض اس طرح پر اظہار شفقت فرمایا کہ وہ مجھے مدت العمر یہ لطف اور سرور نہ بھولے گا۔ میں چند روز ٹھہرا اور ہر روز آپ کے لطف و کرم کو زیادہ محسوس کرتا تھا۔ جانے کے لئے اجازت چاہی تو فرمایا کہ نوکری پر تو جانا نہیں اور دو چار روز رہو۔ میں پھر ٹھہر گیا۔ آخر آپ کی محبت اور کرم فرمائی کے جذبات کا ایک خاص اثر لیکر گیا اور وہ کشش تھی کہ مجھے ملازمت چھوڑ کر یہاں لائی۔ اور پھر خدا تعالیٰ نے اپنا فضل کیا کہ مجھے اس آستانہ پر دھونی رما کر بیٹھ جانے کی توفیق عطا فرمائی۔ والحمد للہ علی ذالک"

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق فرماتا ہے:-

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ
مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ
عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ
عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ
رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔

یعنی اے مومنو! تمہارے پاس تمہاری قوم کا ایک فرد رسول ہو کر آیا ہے تمہارا تکلیف میں پڑنا اس پر شاق گذرتا ہے اور وہ تمہارے لئے خیر کا بہت بھوکا ہے۔ اور مومنوں کے ساتھ بہت محبت کرنے والا اور بہت کرم کرنے والا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کے چند واقعات اوپر لکھے گئے ہیں جن سے ظاہر ہے کہ حضور بھی اپنے آقا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرح مومنوں کے لئے رؤف و رحیم تھے اور حضور کو ان کا تکلیف میں پڑنا سخت شاق گذرتا تھا۔ حضور کے ایک جید صحابی حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آخری علالت میں حضور نے حضرت مولوی صاحب کی تکلیف اور دکھ کو اپنا دکھ سمجھا حضور حضرت مولوی صاحب کی علالت کے ایام میں کئی راتیں خود نہ سوتے۔ فرمایا۔ میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ کبھی اس قسم کا اضطراب اور فکر میں نے اپنی اولاد کے لئے بھی نہیں کیا۔ ایک دفعہ فرمایا میں نے ہر چند چاہا کہ رات کو دو چار منٹ کے لئے ہی سو جاؤں۔ مگر میں نہیں جانتا کہ نیند کہاں چلی گئی۔ احباب نے عرض کیا۔ حضور اب آرام کے وقت گھر جا کر آرام فرمائیں۔ فرمایا۔ اپنے اختیار میں نہیں کیونکر آرام کر سکتا ہوں میرے دروازے پر مولوی صاحب کی ہائے ہائے کی آواز آتی ہے۔ میں تو مولوی صاحب کے قلق و کرب کو دیکھ بھی نہیں سکتا۔

اس بیماری کے ایام میں حضور حضرت مولوی صاحب کی غذا کا ہر طرح خیال رکھتے ایک مہینہ سے زائد عرصہ تک رات کو تین چار مرغ کی یخنی تیار کرواتے۔ بکرے کے گوشت کا سوپ الگ ہوتا۔ انگور سردہ انار وغیرہ ہر قسم کا پھل منگوا کر رکھتے۔ حضرت مولوی صاحب کو برف ٹھنڈا پانی پینا بہت پسند تھا اور پھر بیماری میں تو اور بھی زیادہ پیاس رہتی۔ حضور دن کے لئے تین چار من برف امرتسر سے منگوا کر رکھتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی کے علاوہ تین چار ڈاکٹر حضرت مولوی صاحب کا علاج کرتے۔ اپریشن اور علاج کے لئے جن دواؤں وغیرہ کی ضرورت پڑتی حضور امرتسر اور لاہور سے منگواتے۔ حضور نے مولوی صاحب کی بیماری پر بے دریغ روپیہ صرف کیا۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب مرحوم (جو حضرت مولوی صاحب کے ایک معالج تھے) انہوں نے ایک مضمون میں حضرت اقدس کے اس حسن سلوک کا ذکر کیا ہے جو حضور نے حضرت مولوی صاحب سے ان کی آخری علالت میں کیا۔ اس کا ایک اقتباس یہ ہے۔

"حضرت اقدس نے مولوی صاحب کی بیماری میں اپنے کمال محبت اور ایثار کا اور اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ اور توکل کا نمونہ دکھایا وہ ایک اہل بصیرت کے لئے کافی ثبوت ہے حضرت اقدس کے منجانب اللہ ہونے کا اور خدا تعالیٰ کے ساتھ ان کا سچا تعلق ہونے کا اور اس بات کا کہ اگر کوئی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ آج امت میں دیکھنا چاہے تو حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے بڑھکر اور کوئی نہیں اگرچہ میں نے حضرت اقدس کے کمال اخلاق اور محبت اور مہربانی کا نمونہ اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے میرے پاس وہ الفاظ نہیں کہ میں بیان کر سکوں اور حضرت اقدس نے اپنے ایک عزیز مخلص دوست کو بے آرامی میں پا کر اپنے نفس پر باوجود اس ضعف اور بڑھاپے اور کمزوری کے ہر ایک قسم کا آرام حرام کر دیا تھا۔"

حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پہلی بیوی فاطمہ فوت ہو گئیں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام تعزیت اور ہمدردی کے لئے حضرت مولوی صاحب کی بیٹی حفصہ (اہلیہ مفتی حکیم فضل الرحمٰن صاحب مرحوم) کے ہاں تشریف لے گئے اور فرمایا تم اپنی والدہ کی وفات پر فکر اور غم نہ کیا کرو۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو جنت میں جگہ دے دی ہے۔ میں بھی تمہارا باپ ہوں۔ جس چیز کی ضرورت ہو مجھے کہا کرو۔ حفصہ نے رو کر عرض کیا میں کمزور ہوں۔ میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں یہ اکثر بیمار رہتے ہیں۔ میری والدہ ان کے لئے اکثر دعائیں کیا کرتی تھی۔ آپ کو توجہ دلاتی ہوں اب میں کس سے کہوں گی۔ حضور نے فرمایا مجھ سے کہا کرو اور پھر سر سے پگڑی مبارک اتار کر دے دی اور فرمایا کہ اس کا ایک ایک کرتہ بنا کر سب بچوں کو پہنا دو اور خود اس روی ٹوپی کو سر پر رکھے تشریف لے گئے جو پگڑی کے اندر آپ رکھا کرتے تھے۔

یہی حفصہ ایک بچے کی پیدائش کے وقت بعارضہ کزاز (Tetanus) بیمار ہو گئیں حضور کو علم ہوا تو خود آ کر مریضہ کو دیکھا فرمایا دس رتی ہینگ دے دو۔ اور ایک گھنٹہ کے بعد اطلاع دو۔ جب آپ کو اطلاع ملی کہ ہینگ دینے سے فائدہ نہیں ہوا تو فرمایا دس رتی کونین دے دو اور ایک گھنٹہ کے بعد اطلاع دو پھر کہا گیا کہ کوئی افاقہ نہیں۔ فرمایا دس رتی مشک دے دو اور مشک اپنے پاس سے دیا۔ گھنٹہ کے بعد عرض کیا گیا کہ مرض بڑھ رہا ہے فرمایا دس تولے کسٹر آئیل دے دو۔ کسٹر آئیل دینے کے بعد مریضہ کو سخت قے ہوئی۔ اور حالت نازک ہو گئی۔ سانس اکھڑ گیا۔ آنکھیں پتھرا گئیں۔ حفصہ کے خاوند مفتی فضل الرحمٰن صاحب مرحوم بھاگے ہوئے حضرت اقدس کے پاس آئے۔ حضور نے پاؤں کی آہٹ سن کر دروازہ کھولا۔ حال سن کر فرمایا دنیا کے اسباب کے جتنے ہتھیار تھے۔ وہ ہم چلا چکے ہیں۔ اس وقت کیا وقت ہے؟ عرض کیا گیا۔ بارہ بج چکے ہیں۔ فرمایا تم جاؤ۔ میرے پاس صرف ایک دعا کا ہتھیار باقی ہے۔ میں اس وقت سر اٹھاؤں گا جب حفصہ اچھی ہو جائے گی۔ چنانچہ مفتی صاحب کا ایمان بھی دیکھیں کہ گھر میں آ کر الگ کمرہ میں چارپائی ڈال کر سو رہے کہ وہ جانے اور اس کا خدا۔ مجھے اب اس کا کیا فکر ہے۔ مفتی صاحب کہتے ہیں کہ صبح جب میری آنکھ کھلی تو کیا دیکھتا ہوں کہ میری بیوی حفصہ اٹھ کر برتنوں کو درست کر رہی ہے۔ میں نے پوچھا کیا حال ہے تو کہا کوئی دو گھنٹے بعد آرام آ گیا تھا۔

اوپر ذکر ہو چکا ہے کہ حضور اپنے پاس سے مریضوں کو ادویہ دیتے تھے۔ حضور خلق خدا کی ہمدردی کے جذبہ سے سرشار تھے۔ اس لئے غرباء کو ادویہ دینے کے لئے خاص اہتمام فرماتے تھے۔ اس سلسلہ میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ کے ایک مضمون کا اقتباس یہاں دیا جاتا ہے جو ان کے چشم دید واقعات پر مبنی ہے۔ فرماتے ہیں۔

بعض اوقات دوا دارو پوچھنے والی گنواری عورتیں زور سے دستک دیتی ہیں اور اپنی سادہ اور گنواری زبان میں کہتی ہیں میرجی۔ بوہا کھولو تاں۔ دیکھتے مرزا صاحب ذرا دروازہ تو کھولیں۔ حضرت اس طرح اٹھتے ہیں۔ جیسے مطاع ذیشان کا حکم آیا ہے اور کشادہ پیشانی سے باتیں کرتے اور دوا بتاتے ہیں۔ ...... ایک عورت بے معنی بات چیت کرنے لگ گئی ہے اور اپنے گھر کا رونا اور ساس نند کا گلہ شروع کر دیا ہے۔ اور گھنٹہ بھر اسی میں ضائع کر دیا ہے۔ آپ وقار اور تحمل سے بیٹھے سن رہے ہیں زبان اور اشارہ سے اسے کہتے ہیں کہ بس اب جاؤ دوا پوچھ لی ہے۔ اب کیا کام ہے۔ ہمارا وقت ضائع ہوتا ہے۔

ایک دفعہ بہت سی گنواری عورتیں بچوں کو لے کر دکھانے آئیں۔ اتنے میں اندر سے بھی چند خدمتگار عورتیں شربت شیرہ کے لئے برتن ہاتھ میں لئے آنکلیں۔ اور آپ کو دینی ضرورت کے لئے ایک بڑا اہم مضمون لکھنا تھا اور جلد لکھنا تھا۔ میں بھی اتفاقاً جا نکلا۔ کیا دیکھتا ہوں۔ حضرت کمربستہ اور مستعد کھڑے ہیں۔ جیسے کوئی یورپین اپنی ڈیوٹی پر چست اور ہوشیار کھڑا ہوتا ہے۔ پانچ چھ صندوق کھول رکھے ہیں اور چھوٹی چھوٹی شیشیوں اور بوتلوں میں سے کسی کو کچھ اور کسی کو کوئی عرق دے رہے ہیں اور کوئی تین گھنٹے تک یہی بازار لگا رہا۔ اور ہسپتال جاری رہا۔ فراغت کے بعد میں نے عرض کیا۔ حضرت! یہ تو بڑی زحمت کا کام ہے اور اس طرح بہت سا قیمتی وقت ضائع ہو جاتا ہے۔ اللہ اللہ۔ کس نشاط اور طمانیت سے مجھے جواب دیتے ہیں کہ یہ بھی تو ویسا ہی دینی کام ہے یہ مسکین لوگ ہیں۔ یہاں کوئی ہسپتال نہیں۔ میں لوگوں کی خاطر ہر طرح کی انگریزی اور یونانی دوائیں منگوا رکھا کرتا ہوں جو وقت پر کام آ جاتی ہیں۔ اور فرمایا یہ بڑا ثواب کا کام ہے۔ مومن کو ان کاموں میں سست اور بے پرواہ نہ ہونا چاہیئے۔

مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم کے بڑے بھائی مولانا ابونصر آہ مرحوم ۱۹۰۵ء میں قادیان میں تشریف لائے تھے اور حضرت اقدس سے ملے تھے۔ انہوں نے امرتسر واپس جا کر اخبار وکیل میں اپنے سفر کا جو حال لکھا تھا اس کا ایک حصہ جس میں حضرت اقدس کے اخلاق عالیہ مہمان نوازی اور پرکشش شخصیت پر بھی کچھ روشنی پڑتی ہے۔ یہاں بیان کیا جاتا ہے۔ یاد رہے کہ ابونصر آہ مرحوم احمدی نہ تھے۔ وہ لکھتے ہیں۔

میں نے اور کیا دیکھا؟ قادیان دیکھا۔ مرزا صاحب سے ملاقات کی۔ مہمان رہا۔ مرزا صاحب کے اخلاق اور توجہ کا مجھے شکریہ ادا کرنا چاہیئے۔ میرے منہ میں حرارت کی وجہ سے چھالے پڑ گئے تھے۔ اور میں شور غذائیں نہیں کھا سکتا تھا۔ مرزا صاحب نے جب کہ دفعتاً گھر سے باہر تشریف لے آئے تھے دودھ اور پاؤ روٹی تجویز فرمائی۔ ......

اگر مرزا صاحب کی ملاقات کا اشتیاق میرے دل میں موجزن نہ ہوتا تو شاید آٹھ میل تو کیا آٹھ قدم بھی آگے نہ بڑھ سکتا ...... مرزا صاحب کی صورت نہایت شاندار ہے جس کا اثر بہت قوی ہوتا ہے۔ آنکھوں میں ایک خاص طرح کی چمک اور کیفیت ہے اور باتوں میں ملائمت ہے۔ طبیعت منکسر مگر حکومت خیز۔ مزاج ٹھنڈا مگر دلوں کو گرما دینے والا اور بردباری شان نے انکساری کی کیفیت میں اعتدال پیدا کر دیا ہے۔ گفتگو ہمیشہ اس نرمی سے کرتے ہیں کہ معلوم ہوتا ہے گویا متبسم ہیں۔ رنگ گورا ہے۔ بالوں کو حنا کا رنگ دیتے ہیں۔ جسم مضبوط اور محنتی ہے۔ سر پر پنجابی وضع کی سپید پگڑی باندھتے ہیں۔ سیاہ یا خاکی لمبا کوٹ زیب تن فرماتے ہیں۔ پاؤں میں جراب اور دیسی جوتی رہتی ہے۔ عمر تقریباً ۶۶ سال کی ہے۔ ...... مرزا صاحب کی وسیع الاخلاقی کا یہ ادنیٰ نمونہ ہے کہ اثنائے قیام کی متواتر نوازشوں کے خاتمہ پر بایں الفاظ مجھے مشکور ہونے کا موقع دیا۔ ہم آپ کو اس وعدہ پر اجازت دیتے ہیں کہ آپ پھر آئیں اور کم از کم دو ہفتہ قیام کریں۔" اس وقت کا متبسم ناک چہرہ اب تک میری آنکھوں میں ہے۔ میں جس شوق کو لے کر گیا تھا ساتھ لایا اور شاید وہی شوق مجھے دوبارہ لے جائے۔ واقعی قادیان نے اس جملہ کو اچھی طرح سمجھا ہے۔ حسن خلقک ولو مع الکفار۔

حضرت میر اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ نے جو حضور کے برادر نسبتی تھے اور انہوں نے حضور کو بہت قریب سے دیکھا تھا ایک نوٹ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اخلاق عالیہ اور حضور کی سیرت پر لکھا تھا۔ اسی میں اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ حضرت میر صاحب فرماتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نہایت رؤف رحیم تھے۔ سخی تھے مہمان نواز تھے۔ اشجع الناس تھے۔ ابتلاؤں کے وقت جب کہ لوگوں کے دل بیٹھے جاتے تھے آپ شیر نر کی طرح آگے بڑھتے تھے۔ عفو، چشم پوشی۔ فیاضی۔ خاکساری۔ وفاداری سادگی۔ عشق الٰہی۔ محبت رسول۔ ادب بزرگان دین۔ ایفاء عہد۔ حسن معاشرت وقار۔ غیرت۔ ہمت۔ اولوالعزمی۔ خوش روئی اور کشادہ پیشانی آپ کا ممتاز اخلاق تھے۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس وقت دیکھا جب میں دو برس کا بچہ تھا۔ پھر آپ میری آنکھوں سے اس وقت غائب ہوئے جب میں ستائیس سال کا جوان تھا۔ مگر میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے آپ سے بہتر، آپ سے زیادہ خوش اخلاق آپ سے زیادہ نیک، آپ سے زیادہ بزرگانہ شفقت رکھنے والا، آپ سے زیادہ اللہ اور رسول کی محبت میں غرق رہنے والا کوئی شخص نہیں دیکھا۔ آپ ایک نور تھے جو انسانوں کے لئے دنیا پر ظاہر ہوئے اور ایک رحمت کی بارش تھے جو ایمان کی لمبی خشک سالی کے بعد اس زمین پر برسی اور اسے شاداب کر گئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک ضروری اعلان

وقف عارضی پر جانے والے احباب سے درخواست ہے کہ وہ اپنے کام کی رپورٹ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں یا نظارت ہذا کو بھجواتے وقت اپنے وفد کا نمبر ضرور تحریر کیا کریں۔

حضور کی ہدایت کے مطابق نظارت ہر واقف کے کام کا ریکارڈ محفوظ رکھنے کا اہتمام کرتی ہے۔ وفد نمبر لکھنے سے واقفین کی رپورٹیں ان کی فائلوں میں شامل کرنے میں سہولت ہوتی ہے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

زکوٰۃ اموال کی پاکیزگی کا باعث ہوتی ہے (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے ذوق و شوق

مکرم منظور احمد صاحب انور محصل شیزان انٹرنیشنل لمیٹڈ لاہور سے تحریر فرماتے ہیں:-
"اگر ایک ٹیڈی پیسے سے ٹینک خریدا جا سکتا ہے تو ہمارے ۱۲ پیسے سے کفر گڑھ میں خانۂ خدا کیوں نہیں بن سکتا ... مزید خوشی کی بات یہ ہے کہ جب میں کسی احمدی دوست سے ۱۰ پیسے کا مطالبہ برائے مسجد کرتا ہوں تو اس کے ساتھ سننے والے غیر از جماعت دوست بھی اس مبارک تحریک میں حصہ لے لیتے ہیں"

قارئین کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز دیگر عہدیداران جماعت سے بھی گزارش ہے کہ وہ ممالک بیرون میں تعمیر ہونے والی مساجد کے ضمن میں اسی قسم کے ذوق و شوق کے ساتھ کوشش فرمادیں۔ اور اپنے رب سے اس کے خاص فضلوں اور انعامات کے وارث ہوں

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی فرض ہے

مال ہو پاس تو دو اس سے زکوٰۃ و صدقہ
فکرِ مسکین رہے تم کو غمِ ایّام نہ ہو
(المصلح الموعودؓ)

مندرجہ بالا شعر میں حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس طرف توجہ دلائی ہے کہ اگر کسی دوست کو اللہ تعالیٰ نے احمدیت جیسی عظیم الشان نعمت کے علاوہ دنیاوی اموال سے بھی نوازا ہے۔ تو زکوٰۃ و صدقہ کی ادائیگی میں وہ کبھی کوتاہی نہ کرے بلکہ یتامیٰ و مساکین کا خیال ہمیشہ مدنظر رکھے اور وہم نہ کرے کہ اگر اپنے اموال سے غرباء کی مدد کرے گا تو اس کا روپیہ کم ہو جائے گا۔

اس میں شک نہیں کہ بہت سے صاحب نصاب احباب اپنی واجب الادا زکوٰۃ بڑے شکر اور اہتمام سے مرکز میں از خود بھجوا دیتے ہیں۔ مگر دیکھا گیا ہے کہ بعض دوستوں سے مسائل کی لاعلمی کے باعث سستی ہو جاتی ہے۔ ایسے احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ اپنی واجب الادا زکوٰۃ جلد ارسال مرکز فرمائیں تاکہ مستحقین کی ضروریات بروقت پوری ہو سکیں۔ موسم سرما کا آغاز ہو چکا ہے۔ نادار بھائیوں کو گرم پارچات اور بستروں کی اس وقت ضرورت درپیش ہے۔

جملہ عہدیداران جماعت کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ وصولی زکوٰۃ کی طرف خصوصیت کے ساتھ توجہ فرمائیں۔ اور صاحب نصاب احباب سے زکوٰۃ کی رقوم وصول کر کے خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں داخل کرا کر عنداللہ ماجور ہوں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

چوکیدار کی ضرورت

تعلیم الاسلام پرائمری سکول ربوہ میں ایک چوکیدار کی فوری ضرورت ہے۔
جو کسی قدر مالی کا کام بھی جانتا ہو۔
تنخواہ انجمن کے گریڈ کے مطابق ہوگی۔

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

لیڈی لیکچرر کی ضرورت

جامعہ نصرت ربوہ میں ریاضی کی لیکچرار کے لئے ایک آسامی خالی ہے درخواستیں مع مصدقہ نقول اسناد و تصدیق امیر جماعت/پریذیڈنٹ بنام پرنسپل فوری طور پر مطلوب ہیں
تنخواہ صدر انجمن احمدیہ کے منظور شدہ گریڈ کے مطابق دی جائے گی۔

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

ایران کے اڑھائی ہزار سالہ جشن شہنشاہیت کی تقریب

۱۴ اخاء (اکتوبر) کو جامعہ احمدیہ میں اڑھائی ہزار سالہ ایران کے جشن شہنشاہیت کی تقریب پر وقار طریق پر منائی گئی۔ دن کے پہلے حصہ میں مختلف کھیلوں کا نہایت دلچسپ پروگرام تھا جس میں جامعہ کے جملہ طلباء شامل ہوئے۔ فٹ بال۔ کبڈی۔ اور کشتی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

شام کو چار بجے جامعہ احمدیہ کے ہال میں مجلس مذاکرہ کا انعقاد ہوا۔ جس کی صدارت جامعہ احمدیہ کے معزز استاد جناب ملک سیف الرحمٰن صاحب نے فرمائی۔

اس مجلس میں مکرم محمد جلال صاحب شمس شاہد۔ اور جامعہ احمدیہ کے تین طلباء نے ایرانی شہنشاہیت کے بانی "خورس" کے کارنامے بیان کئے۔ اور تاریخی حقائق قرآن کریم کے بیانات کی روشنی میں یہ ثابت کیا کہ خورس کو ہی قرآن شریف میں ذوالقرنین کے لقب سے ذکر کیا گیا ہے۔

جامعہ احمدیہ کے استاذ جناب شیخ خادم حسین صاحب نے فارسی زبان میں تقریر کرتے ہوئے ایران کی تاریخ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اور بعد ازاں مکرم صوفی بشارت الرحمٰن ناظر تعلیم نے کھیلوں میں جیتنے والی ٹیموں میں انعامات تقسیم فرمائے۔
اور پھر مختصر طور پر مید اور فارس کے بادشاہ خورس سے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضی اللہ عنہ کی تحقیق پیش کی۔

صدر مجلس نے ایران اور پاکستان کے تعلقات کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ پاکستان اور ایران کے مذہبی، سیاسی اور ثقافتی پرانے تعلقات ہیں۔
پاکستان کو ایران سے اس لئے بھی محبت ہے۔ کہ اسلام کے بے شمار مایہ ناز بزرگ جن میں مفسرین قرآن۔ علماء حدیث، فقہ اور تاریخ شامل ہیں۔ ایران کی سرزمین سے ہی تعلق رکھتے ہیں۔

اجلاس کے بعد ایک نہایت نفیس دعوت کا انتظام کیا گیا۔ جس میں مختلف اداروں کے سربراہ اور دوسرے معزز مہمانوں کے علاوہ جامعہ احمدیہ کے اساتذہ اور اعلیٰ درجات کے طلباء شامل ہوئے۔ (الامین الجمعیۃ العلمیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری والدہ محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ ایک لمبے عرصے سے علیل ہیں۔ تین اپریشن بھی ہو چکے ہیں۔ لیکن ابھی تک افاقہ نہیں ہوا۔ چند روز سے گھبراہٹ اور بے چینی میں اور اضافہ ہو گیا ہے۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے
(شیخ ریاض فرید۔ منڈی مریدکے)

۲۔ میرا بچہ بعمر ۸ سال عرصہ ۲ سال سے نچلے حصہ پر فالج کی وجہ سے سخت بیمار ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کو کامل صحت عطا کرے آمین۔ (شیخ عبدالرحمٰن قائد مجلس خدام الاحمدیہ کنری۔ سندھ)

الفضل کے پرانے پرچے

ہمارے پاس گزشتہ پندرہ سولہ سال کے عرصہ کے الفضل کے پرچے موجود ہیں۔ جو کہ ترتیب وار بوریوں میں بند ہیں جس دوست اور جماعت کو ضرورت ہو وہ ہم سے حاصل کریں۔ (شیخ محمد بشیر آزاد اب لوی منڈی مریدکے۔ ضلع شیخوپورہ)

زرعی اراضی قابل فروخت ہے
۵۷ ایکڑ زرخیز سالم آباد اراضی زرعی نہری۔ واپڈا۔ اور نجی ٹیوب ویل بجلی سے سیراب ہوتی ہے۔
کلی یا جزوی طور پر فوری قابل فروخت ہے۔ ربوہ سے نصف میل کے فاصلہ پر واقع ہے
نعیم جنرل سٹور رحمت بازار ربوہ

خالص شہد
جنگل کے پھولوں کا خالص اور صاف ستھرا
شہد
ہمارے ہاں سے خرید فرمادیں
۵۲۸
مینیجر خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزے کئی قسم کی روحانی اور جسمانی بیماریوں کا علاج ہیں

روزہ رکھنے والا خدا تعالےٰ کو اپنی ڈھال بنا لیتا ہے اور وہ کئی قسم کے دکھوں اور شروں سے محفوظ ہو جاتا ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ بیان فرماتے ہیں:۔

ور شر کا دائرہ بھی ہر کام کے لحاظ سے مختلف ہوتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص گاڑی میں سفر کر رہا ہے تو اس کا شر سے محفوظ رہنا یہی ہے کہ اُسے کوئی حادثہ پیش نہ آئے۔ اور وہ بحفاظت منزل مقصود پر پہنچ جائے۔ اسی طرح روزے کے سلسلہ میں بھی ایسے ہی خیر و شر مراد ہو سکتے ہیں جن کا روزے سے تعلق ہو۔ روزہ ایک دینی مسئلہ ہے یہ بلحاظ صحت انسانی دنیوی امور سے بھی کسی حد تک تعلق رکھتا ہے۔ پس لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ کے یہ معنے ہوئے کہ تا تم دینی اور دنیوی شرور سے محفوظ رہو دینی خیر و برکت تمہارے ہاتھ سے نہ جاتی رہے۔ یا تمہاری صحت کو نقصان نہ پہنچ جائے کیونکہ بعض دفعہ روزے کئی قسم کے امراض سے نجات دلانے کا بھی موجب ہو جاتے ہیں۔

آج کل کی تحقیقات سے یہ معلوم ہوا ہے کہ بڑھاپا اور ضعف آتے ہی اس وجہ سے ہیں کہ انسان کے جسم میں زائد مواد جمع ہو جاتے ہیں۔ اور ان سے بیماری یا موت پیدا ہوتی ہے بعض نادان تو اس خیال میں اس حد تک ترقی کر گئے ہیں کہ کہتے ہیں جس دن ہم زائد مواد کو فنا کرنے میں کامیاب ہو گئے اس دن موت بھی دُنیا سے اُٹھ جائے گی یہ خیال اگرچہ احمقانہ ہے تاہم اس میں کوئی شبہ نہیں کہ تھکان اور کمزوری وغیرہ جسم میں زائد مواد جمع ہونے سے ہی پیدا ہوتی ہے اور روزہ اس کے لئے بہت مفید ہے میں نے خود دیکھا ہے کہ صحت کی حالت میں جب روزے رکھے جائیں تو دوران رمضان میں بے شک کچھ کوفت محسوس ہوتی ہے مگر رمضان کے بعد جسم میں ایک نئی قوت اور تازگی کا احساس ہونے لگتا ہے یہ فائدہ تو صحت جسمانی کے لحاظ سے ہے مگر روحانی لحاظ سے اس کا یہ فائدہ ہے کہ جو لوگ روزے رکھتے ہیں خدا تعالےٰ ان کی حفاظت کا وعدہ کرتا ہے اسی لئے روزوں کے ذکر کے بعد خدا تعالےٰ نے دعاؤں کی قبولیت کا ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے کہ میں اپنے بندوں کے قریب ہوں اور ان کی دعاؤں کو سنتا ہوں۔ پس روزے خدا تعالےٰ کے فضل کو جذب کرنے والی چیز ہیں۔ اور روزے رکھنے والا خدا تعالےٰ کو اپنی ڈھال بنا لیتا ہے۔ جو اسے ہر قسم کے دکھوں اور شروں سے محفوظ رکھتا ہے۔

پھر روزے کے ذریعہ دکھوں سے انسان اس طرح بھی بچتا ہے کہ (۱) جب وہ اپنے آپ کو خدا تعالےٰ کے لئے تکلیف میں ڈالتا ہے تو خدا تعالےٰ اس کے گناہوں کی سزا سے اسے بچا لیتا ہے (۲) جب وہ فاقے رہ کر بھوک کی تکلیف محسوس کرتا ہے تو اپنے بھائیوں کی خبرگیری کرتا ہے اور ان کا ہلاکت سے بچانا خود اسے بھی ہلاکت سے بچالیتا لیتا ہے کیونکہ بعض افرادِ قوم کے بچنے سے آخر ساری قوم کو فائدہ پہنچتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم رمضان کے دنوں میں بہت کثرت سے صدقہ و خیرات کیا کرتے تھے۔ احادیث میں آتا ہے کہ رمضان کے دنوں میں آپ تیز چلنے والی آندھی کی طرح صدقہ کیا کرتے تھے۔ اور درحقیقت یہ قومی ترقی کا ایک بہت بڑا گُر ہے کہ انسان اپنی چیزوں سے دوسروں کو فائدہ پہنچائے تمام قسم کی تباہیاں اسی وقت آتی ہیں جب کسی قوم کے افراد میں یہ احساس پیدا ہو جائے کہ ان کی چیزیں انہی کی ہیں دوسروں کا ان میں کوئی حق نہیں اور ان سے فائدہ اٹھانے کا حق انہی کو ہے جن کو وہ چیزیں دی گئی ہیں دنیا کے نظام کی بنیاد اس اصل پر ہے کہ میری چیز دوسرا استعمال کرے اور رمضان اس کی عادت ڈالتا ہے۔ روپیہ ہمارا ہے کھانے پینے کی چیزیں ہماری ہیں مگر حکم یہ ہے کہ دوسروں کو ان سے فائدہ پہنچاؤ۔ اور کھلاؤ۔ کیونکہ اس سے دنیا کے تمدن کی بنیاد قائم ہوتی ہے۔ پھر روزے انسان کے اندر مشقت برداشت کرنے کا مادہ پیدا کرتے ہیں اور جو لوگ ہر قسم کی مشقت برداشت کرنے کے عادی ہوں وہ مشکلات کے آنے پر ہمت نہیں ہارتے۔ بلکہ دلیری سے ان کا مقابلہ کرتے اور کامیابی حاصل کرتے ہیں۔"

(تفسیر سورہ بقرہ صفحہ ۳۷۵-۳۷۶)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

ایک نہایت ضروری وضاحت

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے وعدوں کی ادائیگی کے طریق کے متعلق بعض احباب اور جماعتوں کو غلط فہمی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور معاملہ پیش ہونے پر حضور نے ازراہ کرم احباب کی سہولت کے پیش نظر ادائیگی کا اب یہ طریق منظور فرما لیا ہے۔ احباب اسے ذہن نشین کر لیں۔

الف: وعدوں کا چالیس فی صد ۳۰ ر نبوت سنہ ۴۹ ہش (نومبر ۷۰ء) تک ادا کرنا تھا۔ اگر کسی دوست نے یہ حصہ اب تک ادا نہیں کیا ہے تو اب فوری ادائیگی کر دیں۔

ب:۔ وعدوں کا بیس فی صد ۳۰ ر نبوت ۵۰ ہش (نومبر ۷۱ء) تک ادا ہو جائے

ج:۔ وعدوں کا مزید بیس فی صد ۳۰ ر نبوت ۵۱ ہش (نومبر ۷۲ء) تک ادا ہو جانا چاہیئے۔

د: بقایا بیس فی صد ۳۰ ر نبوت ۵۲ ہش (نومبر ۷۳ء) تک ادا ہو کر سو فی صدی ادائیگی ہو جائے گی۔

یہ بات یاد رکھی جائے کہ یہ مہلت ان احباب کے لئے ہے جو اپنی مجبوریوں کی وجہ سے فوری سو فیصدی ادائیگی نہ کر سکتے ہوں۔ ورنہ وعدے جس قدر جلد پورے ہو جائیں بہتر ہے۔

خاکسار

ظہور احمد

سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ

ضرورت انسپکٹر

شعبہ مال وقف جدید کے لئے فوری طور پر ایک انسپکٹر کی ضرورت ہے جو جماعتوں کا دورہ کر کے چندہ وقف جدید کے وعدہ جات کے حصول اور وصولی کے بارہ میں موثر طور پر کامیاب تحریک کر سکے۔

تعلیم: کم از کم میٹرک یا مولوی فاضل ہو۔

باطنی نیکی اور اخلاص کے ساتھ ظاہری نمونہ بھی اچھا ہو۔ خدمت دین کا شوق رکھتے ہوں۔ عمر اور صحت کے لحاظ سے جفاکش ہوں۔ اور خواہش مند احباب ۵ رنومبر (نبوت) تک اپنی درخواستیں دفتر مال وقف جدید میں بھجوا دیں۔

ناظم مال وقف جدید

ماہنامہ مصباح ربوہ

مصباح کا سالنامہ

مصباح کا سالنامہ دسمبر و جنوری کا اکٹھا پرچہ ہو گا۔ تمام بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں التماس ہے کہ اس نمبر کے لئے مضامین ۱۵ رنومبر تک بھجوا دیں۔ جو بہنیں نٹنگ۔ کروشیا اور دستکاری کا شوق رکھتی ہوں وہ اپنی اپنی پسند کے خوبصورت نمونے بھی ارسال فرما دیں۔

مدیرہ مصباح

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴